ہونے کے علاوہ آپؓ کی بہت سی دوسری حیثیتیں بھی ہیں۔ آپؓ کی شخصیت بڑی ہمہ پہلو ہے۔ مثلاً دین کا علم اور اس کا صحیح فہم آپؓ کا خصوصی امتیاز ہے۔ اس کے علاوہ شجاعت و جرات' جود و سخا' ایثار و قربانی' زہد و تقویٰ' دنیا کی بے ثباتی اور فکر آخرت اور ذوق عبادت آپؓ کی زندگی کے چند نمایاں پہلو ہیں۔ اس بات کی ضرورت ہمیشہ رہی ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے کہ آپؓ کی سیرت اس طرح بیان کی جائے کہ اس میں آپؓ کی زندگی کے سارے پہلو نکھر کر سامنے آجائیں اور آپؓ کی ایک حقیقی تصویر نظروں کے سامنے آجائے۔ تحریک اسلامی کے کارکنوں کی تربیت کے لیے بھی یہ بات نہایت ضروری ہے۔ مصنف نے تو اپنے ذوق کے مطابق یہ فرض ادا کر دیا ہے لیکن حضرت علیؓ کی سیرت عام فہم اور معروضی انداز میں اختلافی مسائل پر غیر ضروری زور دیے بغیر بیان کرنے کی ضرورت بدستور موجود ہے۔

کتاب میں بعض باتیں کھٹکتی ہیں' مثلاً یہ بات محل نظر ہے کہ شادی کے وقت آپؓ کی عمر اکیس سال پانچ ماہ تھی' اسی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ آپؓ بعثت نبویؐ سے دس برس قبل پیدا ہوئے۔ اس طرح مدینہ منورہ ہجرت کے موقع پر آپؓ کی عمر ۲۳ سال بنتی ہے اس کے بعد سنہ ۲ ہجری میں آپؓ کی شادی ہوئی۔ اس لحاظ سے اس وقت آپؓ کی عمر ۲۴' ۲۵ سال کے درمیان ہونی چاہیے۔ اسی طرح نہج البلاغہ کے حوالہ جات بھی کھٹکتے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ کے ساتھ جمہور علما اس کتاب کے انتساب کو صحیح نہیں سمجھتے۔ (سجاد احمد نیازی)

علی گڑھ سے دیوبند تک' ڈاکٹر اکبر رحمانی۔ ناشر: ایجوکیشنل اکاڈمی' اسلام پورہ' جل گاؤں (مہاراشٹر' بھارت)۔ صفحات: ۱۷۶۔ قیمت: ۶۰ روپے۔

اپریل ۱۹۹۳ میں سید حامد سابق وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کی قیادت میں' ایک "تعلیمی کارواں" نے بارہ دن تک یوپی کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ اس کا اہتمام یوپی رابطہ کمیٹی علی گڑھ نے کیا تھا۔ جس کے نگران' علی گڑھ یونی ورسٹی کے ناظم دینیات سعود عالم قاسمی تھے۔ یہ کارواں علی گڑھ سے شروع ہوا اور دیوبند جاکر ختم ہوا۔ اکبر رحمانی بھی کارواں میں شریک تھے۔ زیر نظر کتاب اسی کارواں کا تعلیمی سفرنامہ ہے۔ کارواں کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے اندر تعلیمی شعور بیدار کیا جائے۔ اس نے قائم گنج' فرخ آباد' قنوج' کان پور' فتح پور' الہ آباد' بنارس' غازی پور' اعظم گڑھ' سرائے میر' لکھنؤ' شاہ جہاں پور' بریلی' رام پور' مراد آباد' بجنور' مظفر نگر اور سہارن پور کا دورہ کیا۔ تعلیمی اداروں کے ذمہ داروں سے ملاقات کی اور جلسوں میں خطاب کیا۔ علماے کرام کے نام ایک اپیل بھی شائع کی گئی۔ کارواں میں بہت سے ماہرین تعلیم بھی شامل تھے۔ اندازہ ہوتا ہے کہ بحیثیت مجموعی مسلمان ہندوؤں کے مقابلے میں تعلیمی اور معاشی اعتبار سے